سوال

میں ایک آدمی سے شادی کرنا چاہتی تھی۔ اس نے کہا کہ وہ اپنی فیملی کو نہیں بتا سکتا کیونکہ وہ شادی شدہ تھا۔ اس نے کہا کہ کورٹ میں نکاح ہوگا اور آنلائن ہوگا کیونکہ وہ ملک سے باہر تھا۔ تب مجھے پتہ نہیں تھا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ ہمارا نکاح ہوا لیکن اس نے مجھے نکاح نامہ نہیں دیا۔ پھر مجھے پتہ چلا کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا تو میں نے اپنے گھر بتایا اور اس آدمی سے بھی کہا۔ وہ آدمی میرے گھر والوں کے سامنے نہیں آرہا تھا، نا وڈیو کال پہ نا ہی آڈیو کال پہ میں نے اس کو اس بات پہ راضی کیا کہ پھر میرے والد صاحب کو اپنا وکیل بنا دے کہ وہ گواہوں کے سامنے نکاح پڑھا دیں۔ اس نے مجھے کال پہ کہا کہ بنا لوان کو وکیل مرضی ہے تمہاری۔ میں نے اپنے والد صاحب کو لڑکے کا وکیل بنا دیا اور اس کی تصویر اور اس کے ابو کی تصویر بھی دکھا دی گواہوں کو اور اپنے ابو کو۔ ابو نے دو مرد گواہوں کے سامنے کہا کہ میں اپنی فلاں بیٹی کا نکاح فلاں بن فلاں بن فلاں سے کیا۔ نکاح کے گواہان مجھے جانتے تھے پر لڑکے کو نہیں جانتے تھے۔ میں نے ان کو لڑکے کے والد اور لڑکے کی تصویر دکھائی تھی اور یہ بتایا تھا کہ وہ شہر کے کس علاقے میں رہتے ہیں۔ میرے ابو کو بھی بس اتنا ہی پتا تھا۔ میں نے ایسا اس لیے کیا کہ میرا ارادہ تھا کہ میں اس لڑکے کو منا لوں گی کہ میرے گھر والوں سے مل لے۔ لیکن وہ نہیں آیا اور نہ ہی کسی سے فون پر بات کی۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ یہ نکاح منعقد ہوا کہ نہیں؟ اس نے طلاق دے دی تھی مجھے وہ دھوکے باز تھا۔

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام نے نکاح میں کچھ ارکان اور شروط متعین کی ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہے۔

نکاح کے تین ارکان ہیں :

1. خاوند اور بیوی کا ہونا کیوں کہ ان کے بغیر نکاح ممکن نہیں ہے، یہ بھی تاکید کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں کا آپس میں نکاح ہو سکتا ہو وہ ایک دوسرے کے محرم نہ ہوں۔

2. حصول ایجاب : ایجاب کے الفاظ عورت کے ولی یا پھر اس کے قائم مقام کی طرف سے اس طرح ادا ہوں کہ وہ خاوند کو کہے کہ میں تیری شادی فلاں لڑکی سے کرتا ہوں یا اس سے ملتے جلتے کوئی الفاظ کہے۔

3. حصول قبول : قبولیت کے الفاظ خاوند یا اس کا قائم مقام ادا کرے گا، مثلاً : وہ یہ کہے کہ میں نے قبول کیا یا اسی طرح کے کوئی الفاظ۔

نکاح کی شروط درج ذیل ہیں :

1. خاوند اور بیوی کا تعین کرنا، یہ تعین نام، اشارے یا اس کی کوئی صفت بیان کرکے کیا جا سکتا ہے۔

2. خاوند اور بیوی کی رضامندی :

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

شوہر دیدہ عورت کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہیں کیا جا سکتا، کنواری عورت سے بھی نکاح کی اجازت لی جائے گی، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کہنے لگے : اے اللہ کے رسول!)

کنواری) کی اجازت کس طرح ہوگی، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی خاموشی ہی اجازت ہے۔

3. عورت کے لیے ولی کا ہونا بھی شرط ہے۔

سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ (سنن أبي داود، النكاح: 2085، سنن ترمذي، النكاح: 1101، سنن ابن ماجه، النكاح: 1881) **(صحیح).**

ولی کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔

دوسری حدیث میں سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيهَا فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ، فَنِكَاحُهَا بَاطِلٌ. (سنن أبي داود، النكاح: 2083، سنن ترمذي، النكاح: 1102) **(صحیح).**

جس عورت نے بھی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

4. اسی طرح نکاح کے وقت دو گواہوں کی موجودگی بھی شرط ہے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَانِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ، وَشَاهِدَيْ عَدْلٍ (صحيح الجامع: 7557).

ولی اور دو گواہوں کی موجودگی کے بغیر نکاح صحیح نہیں ہوتا۔

نکاح کے وقت اس کے تمام ارکان اور شروط کا پایا جانا ضروری ہے۔

آپ نے اس لڑکے سے جو نکاح آن لائن کیا ہے اس میں ولی موجود نہیں ہے، (آپ نے گواہوں کا ذکر بھی نہیں کیا، پتہ نہیں گواہ تھے یا نہیں تھے) اس لیے آپ دونوں کا یہ نکاح منعقد نہیں ہوا۔

دوسری مرتبہ جو نکاح ہوا، جس میں آپ کے ابو جو ولی تھے خاوند کی طرف سے وکیل بنے، اس ایجاب وقبول میں خاوند کی رضامندی شامل نہیں تھی۔ گواہ موجود تھے، لیکن وہ کس کے ساتھ نکاح کی گواہی دیں گا؟!، وہ لڑکے کو نہیں جانتے تھے اور نہ ہی نکاح کے وقت وہ موجود تھا، اس لیے یہ نکاح بھی نہیں ہوا۔

خلاصہ یہ ہے کہ دونوں مرتبہ نکاح کے ارکان وشروط پورے نہ ہونے کی وجہ سے آپ کا نکاح منعقد نہیں ہوا۔ جب نکاح ہی نہیں ہوا تو طلاق بھی نہیں دی جا سکتی کیونکہ طلاق بیوی کو دی جاتی ہے، جبکہ آپ شرعی لحاظ سے اس لڑکے کے نکاح میں نہیں آئیں۔

واللہ أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی